O

کربِ شعور تھا جسے ڈھالا ہے شوق میں
قلب و نظر کو ایسے اجالا ہے شوق میں

آنکھیں ترس رہی تھیں تو دھڑکن تھی بے لگام
مشکل سے اس بدن کو سنبھالا ہے شوق میں

سوچوں کو اس کے نور سے سیراب کیجئے
قلب ایک آگہی کا پیالہ ہے شوق میں

https://emad-ahmad.com/

میرا ہر ایک ذوق تری جستجو میں ضم
تیری ہی آرزو کا حوالہ ہے شوق میں

گرچہ بدن ہے خاک سے اٹھا ہوا مگر
یہ قلب روشنی کا نخالہ ہے شوق میں

انفس کا درد گم گیا آفاق میں عماد
میں نے یہ اضطراب بھی پالا ہے شوق میں

https://emad-ahmad.com/